رپورٹ یوم عید مبارک

احباب کو عید مبارک ہو۔ رمضان کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقبول ہو۔ فرمائیے عید کی خوشی میں کچھ اپنے ہفتہ وار خادم بدر کا حصہ بھی نکالا ہے؟ یہاں قادیان میں جمعرات کے دن حضرت کو الہام ہوا تھا کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو اس الہام کو سن کر بعض احباب نے روزے بھی کھول دئے مگر حضرت نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں باہر سے بھی خبر آئی کہ بعض جگہ عید جمعرات کو ہوئی یہاں جمعرات کا دن گذرنے کے بعد شام کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں ہوئیں عید مبارک کے موقعہ پر باہر سے بھی بہت دوست تشریف لائے۔ مثلاً ڈاکٹر نور محمد صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے۔ منشی محمد اروڑا صاحب خان صاحب عبد المجید صاحب بمعہ برادران ڈاکٹر فیض قادر صاحب اور دیگر بہت سے کپورتھلہ سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے عید حسب معمول مسجد اقصےٰ میں پڑھی گئی اور جمعہ بھی صرف اُسی جگہ ہوا ہر دو خطبے حضرت اخی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھے۔

خطبۂ عید عید کے خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے بعد کلمہ تشہد اور استعاذہ قرآن شریف کی آیات پارہ دوم رکوع ۸ میں سے یسئلونک عن الاھلۃ الخ پڑھ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ رمضان شریف کے ذریعہ سے مسلمانوں کو تقویٰ میں ایک ریاضت کرائی جاتی ہے کہ جب مباح چیزیں انسان خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے تو پھر حرام کو کیوں ہاتھ لگانے لگا پھر فرمایا کہ ایک وقت تو خدا تعالیٰ کی صفت رحم اور درگذر کی کام کرتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب دنیا کے گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے۔ پھر بھی ایسے وقت میں ایک سمجھانے والا ضرور آتا ہے جیسا کہ آج ہمارے درمیان موجود ہے اور اس زمانہ میں بائبل کی کثرت اشاعت جو ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی اپنے عقائد میں اُسکو قابل عمل نہیں جانتے۔ پھر کروڑوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں اسمیں بھی یہی حکمت الٰہی ہے کہ توحید اور عبادت الٰہی اور اعمال صالح کا وعظ اس کے ذریعہ سے بھی تمام دنیا پر ہو رہا ہے صحابہ نے اہلہ کے متعلق جو سوال کیا وہ اسواسطے تھا کہ جب رمضان کی عبادت کے برکات انہوں نے دیکھے تو انکو خواہش ہوئی کہ ایسا ہی دوسرے مہینوں کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کریں اسواسطے انہوں نے یہ سوال پیش کیا۔ فرمایا۔ دو بڑے نشان اسمان پر دکھلائے گئے سورج گہن اور چاند گہن ماہ رمضان میں ایسا ہی دو نشان زمین پر ہیں قحط اور طاعون۔ فرمایا۔ حج کے متعلق حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ اذن فی الناس۔ تب سے آجتک یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جس طرح کبوتر اپنے کابک کو دوڑتے ہیں اسطرح لوگ حج کو جاتے ہیں زمانہ جاہلیت عرب میں رسم تھی کہ سفر کو جاتے ہوئے کوئی بات یاد آتی تو دروازے کے راہ سے گھر میں نہ آتے اس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا اور اس میں ایک اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ہر ایک کام میں اس راہ سے جاؤ اور اس دروازے سے داخل ہو جو خدا نے مقرر کیا اور اس کے رسول نے دکھایا اور رسول کے خلفاء اور اس زمانہ کا امام بتلا رہا ہے فرمایا۔ خدا چاہتا تو اپنے رسول کیواسطے اپنے خزانے کھولدیتا اور تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہوتی مگر پھر تمہارے واسطے کوئی ثواب نہ ہوتا جب خدا کسی قوم کو عزت دینا چاہتا ہے تو یہی سنت اللہ ہے کہ پہلے اس سے اللہ کی راہ میں مالی جانی بدنی خدمات لیجاتی ہیں۔ فرمایا اس زمانہ میں غلام کے چھوڑانے کا ثواب مقروض کے قرضہ کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے اور دو خاص مقروضوں کی طرف آپنے اشارہ۔ فرمایا۔ جن کیواسطے چندہ کی ضرورت ہے۔ فرمایا ان لوگوں کیواسطے بھی خرچ کرنا چاہیئے۔ جو دینی علوم کے حصول میں (طلباء) یا دینی خدمات میں مصروف ہونے کے سبب احصروا فی سبیل اللہ کے مصداق ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے جو سوال کے عادی نہونے کے سبب کسی ضابطہ کی پابندی میں نہیں آسکتے۔

خطبۂ جمعہ جمعہ کے خطبہ میں آپنے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان محنت مشقت نہ اٹھائے۔ خدا کے راہ میں ابتلاؤں کی برداشت نہ کرے۔ وہ انعام واکرام نہیں پاسکتا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا مونہہ سے کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے۔ نہیں بلکہ ان پر وہ ابتلا ضرور آئیں گے جو پہلوں پر آئے فرمایا یہ وقت ہے کہ جناب الٰہی کو راضی کر لو۔

خطبۂ نکاح بعد نماز عصر مولوی محمد حسین صاحب پرمجیت پور کے فرزند میاں عبد الرحمٰن کا نکاح دختر منشی خدا بخش کیساتھ بمہر یکصد روپیہ بموجودگی حضرت اقدس ہوا اس خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا اصل مدنظر تقویٰ ہے۔ اس طرح عید کا سارا دن وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے میں اور عبادت میں صرف ہوا۔ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۳۔ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرکے فرمایا۔ ساھب لک غلاماً زکیا۔ رب ھب لی ذریۃ طیبۃ۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل۔ اخذھم اللہ بقی وحدہ لاشریک معہ۔ قل جاء الحق وزھق الباطل موت قریب۔ ان اللہ یحمل کل حمل۔ من خدمک خدم الناس کلھم۔ ومن آذاک اذی الناس جمیعا۔ آمدن عید مبارک بادت عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو۔ ترجمہ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں خدا ان کو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا۔ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائیگا۔ ایک شخص کی موت قریب ہے خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا (اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے۔ آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کردے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دُکھ دیا۔ اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں۔ شائد بعد میں اجازت ہوجائے اُس کا پہلا فقرہ یہ ہے۔

"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"

۱۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء۔ روز یکشنبہ کو الہام ہوا۔ ایک وبا پڑے گی۔ معلوم نہیں کہ یہ کس قسم کی وبا ہوگی۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبدالحق صاحب سامانہ پٹیالہ سٹیٹ
میاں غلام محمد صاحب۔ جاکن اندرگڑھ
میاں عالم خان صاحب کنگ چودہ کلائی
میاں شاہ محمد صاحب 〃 〃
میاں سید محمد صاحب موضع بھلولہ سیالکوٹ
مسمات فضل بی بی 〃 〃 〃
میاں ابوالحسن صاحب بجرہ مونگھیر
رحمت علی صاحب موتی کاری بنگال ضلع چمپارن
برکت علی صاحب بازید پور تحصیل قصور
مسمات بی بی توضیہ قاضی ولی چک بھاگل پور
مسمات بی بی روضۃ النسار 〃 〃 〃
عبدالباسط 〃 〃 〃
عبدالرحمن 〃 〃 〃
عبدالحی 〃 〃 〃
مسمات بی بی ربیعۃ قاضی ولی چک بھاگل پور
بی بی سارہ 〃 〃 〃
محمودالحسن 〃 〃 〃
عزیزالدین 〃 〃 〃
سلطان محمد اپیل نویس کوئٹہ بلوچستان
عبدالرحمن محرر جنگی نابھہ
سرور خاں ولد غلام رسول صاحب ذیلدار خانانوالی بھلورہ۔ سیالکوٹ
میاں اللہ دین صاحب قصاب خوشاب
سید محمود۔ جربان ضلع ہزارہ
مستا گھمار۔ مگولہ۔ سیالکوٹ
کریم بخش صاحب بہرام پور براہ ہیگوڑہ
پیر بخش صاحب مندوال چونترہ اٹک
نیاز محمد ولد منشی محمد بخش صاحب گجرانوالہ

ایک اور مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مہربانی فرماکر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرماکر ممنون فرمادیں۔ خدا کے فضل و کرم سے بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۷ء بوقت ۸ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹۔ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ خلیفہ رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ
اللہ تعالیٰ اس مولود کو صالح تندرست اور دراز زندگی عطا فرماوے اور خادم دین بنائے آمین ایڈیٹر

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کرین اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کرین اور یادداشت کے لیئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ مین چسپان کرین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مجھے اس تحریر کے لیئے اِس بات نے مجبور کیا ہے کہ مین مامور ہون کہ امر معروف اور نہی منکر کرون اور سننے والوں کو ان اُمور پر قایم کرون جن سے اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قایم ہو جاوین واضح ہو کہ مینے اس ہفتہ کے اخبار عام مین اس کے پہلے کالم مین ہی پڑہا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگون نے میرے فرزند مبارک احمدؑ کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخبارون مین بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کرکے یہ رنگ اُس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان مین سے کسی کا مباہلہ مین فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہین چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لیئے خداتعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ مینے کسی سے ایسا مباہلہ نہین کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق وکذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ مین ہمیشہ یہی چاہتا ہون کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہراتا ہے ہان اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاوین جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت مین عذاب مین بھی شریک ہونگے جیسا کہ وہ مقابلہ مین شریک ہوگئے ورنہ بموجب حکم آیت لاتزروا زرۃ وزر اخریٰ۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمدؑ نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہین پہونچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہین ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُسدن خوش ہوگا اور واویلا کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب آلہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہون گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا۔ کہ اِنّی مع اللہ فی کل حال یعنی مین ہر ایک حال مین خدا کے ساتھ ہون اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی گھر کے لوگون کو خدا نے مخاطب کرکے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا کہ اِنّما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یعنی اے اہل بیت خدا تمہین ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام مین بھی اسی مصیبت کیطرف

اشارہ تھا۔ اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جنمیں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں بتلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جس کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمدؐ قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اس کے حقیقی بھائی تھے مگر میں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمدؐ ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمدؐ نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمدؐ بلوغ کی عمر تک نہیں پہونچیگا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائیگا اب کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مقرر ہو چکی تھی اور اخبار میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اسوقت اس پر یہ شعر صادق آتا ہے

؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔

لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمدؐ فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ **انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک**۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمدؐ کے ہوگا۔ اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمدؐ کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمدؐ فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ **انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما**۔ یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن بدکردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقوے سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے سو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخرکار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہانتک کہ ان عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبۃ للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام و

ناظرین۔ السلام علیکم۔ عید کے سبب مطبع میں کچھ رخصت بھی رہی اور حضرت کے اس حکم کا آپ کو جلد پہنچانا بھی ضروری تھا اس واسطے یہ اخبار ۴ صفحہ کا چھاپ کر تاریخ مقررہ سے بھی پہلے پہنچایا گیا۔ کیا آپ اخبار بدر کی کچھ اعانت نہیں کر سکتے جو اس قدر زر کثیر کا خرچ اٹھا کر آپ کی خدمت میں پہنچتا ہے۔ امداد۔ نئے خریداروں کے بہم پہنچانے سے جو قیمت پیشگی عطا فرماویں ہو سکتی ہے کوئی پڑھنے والا اپنے آپ کو اس عرضداشت سے مستثنا نہ سمجھے۔ مینیجر

نشان نہیں رہے گا۔ اس بارے مین ان دنون مین جو کچھ خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہون چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھین اور اس کو اپنے گھرون کے نظارگاہ جگہون پر چسپان کرین اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اس سے اطلاع دین اور جہان تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکارون کو اس امر پر مطلع کرین کیونکہ یہ دن آنیوالے ہین اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم مین اور ہمارے اُن مخالفون مین جو تکفیر اور گالیون سے باز نہین آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھکر ہے اور وہ سزا دینے مین دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہین اور اس پیشگوئی مین ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہین جنہون نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیان دینے اور بدزبانی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان مین سے میرے قتل کے فتوے دیئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور زمین سے نابُود کیا جاؤن اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابُود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم تر کیف فعل ربّک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل۔ انتَ بمنزلۃ رُحی الاسلام۔ انت منّی واخترتک۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہین اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہین اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابُود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابُود کرنا چاہتے ہین اُن کا انجام کیا ہو گا ہ یعنی اُن کا وہی انجام ہو گا جو اصحاب الفیل کا ہُوا پھر فرمایا۔ وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فجٍ عمیق یعنی تیری مدد وہ لوگ کرین گے۔ جن کے دلون مین ہم الہام کرین گے وہ دور دراز جگہون سے تیرے پاس آوین گے اسجگہ استعارہ کے رنگ مین خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فجٍ عمیق خانہ کعبہ کے حق مین ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکّی کے ہے اِس چکّی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہین رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفون کا اخزار اور افنار تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رُسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہین وہ آپ ہی رُسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا اِنّی انا ربک الرحمٰن۔ ذو العزّۃ والسلطان۔ من عاد اولیائی فکانما خرّ من السماء۔ انی موجود فانتظر۔ سینالھم غضب من ربّھم وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ قد افلح من زکّھا وقد خاب من دسّھا۔ قل انی امرت لکم فافعلوا ما تومرونؕ الیوم یوم البرکات۔ یا عبد اللّٰہ اِنّی معک۔ والضحیٰ واللیل اذا سجٰی ما ودعک ربک وما قلی۔ یعنی مین رحمان ہون صاحب عزّت اور سلطنت جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا مین موجود ہون پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہین آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہو گا ہم عذاب نازل نہین کیا کرتے مگر اس حالت مین کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دُنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائین گے جنہون نے دلون کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائین گے جنہون نے اپنے نفسون کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ مین تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہین کرون گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ مین تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہون پس وہی کرو جو مین حکم کرتا ہون یہ برکت کے دن ہین ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو۔ جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہین پکڑا اور پھر اُردو مین فرمایا کہ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ موافق ہون اور تیرے منشا کے

مطابق۔ اور پھر فرمایا۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالےٰ۔ وضعنا عنک وزرک الذی

انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک۔ انی معک ذکوتک فاذکرنی وسع مکانک حان ان تعان وتعرف بین الناس

انی معک یا ابراھیم انی معک ومع اھلک انک منی اھلک انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذک اللہ یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ ہم تیرا بوجھ اُتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے میں تیرے ساتھ ہوں میں نے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل میں رحمان ہوں میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر میں اُردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دُوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہگئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسمیں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دُنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہیں اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے ممالک میں بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانہ کیطرح کردیگی معلوم نہیں کہ اس سال یا آئیدہ سال میں ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔ گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کروں گا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کرکے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس لئے ایک طرف اُس نے طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا۔ تا زمین کو گناہ سے پاک کرے۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمدؐ ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء

(نوٹ۔ یہ اشتہار جُدا بھی چھاپا گیا ہے۔ قیمت فی اشتہار۔ ریک صد اشتہار ۱۲؍۔ پچاس اشتہار ۶؍۔ دفتر بدر سے طلب کرو)